جلد ۲۹ | ۵ وفا ۱۳۲۰ ھش | ۹ جمادی الآخر ۱۳۶۰ھ | ۵ جولائی سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۵۰

الفضل قادیان — ۹ جمادی الاخری ۱۳۶۰ھ

ہندو مسلم اتحاد کے لئے بہترین تجاویز

ہندوستانیوں کے لئے ہندو مسلم اتحاد ایک اہم اور ضروری مسئلہ ہے۔ اور آئے دن اس کی ضرورت اور اہمیت کا اعتراف بھی کیا جاتا ہے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس کے لئے عملی جدوجہد صرف چند تجاویز پاس کر دینے پر ختم ہو جاتی ہے۔ حال ہی میں شولا پور میں جلسہ مذاہب کے نام سے جو کانفرنس منعقد کی گئی۔ اس میں بھی چند تجاویز منظور کی گئی ہیں۔ ان میں سے بعض تو وہ ہیں۔ جو بہترین شکل میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے نہ صرف آج سے کئی سال قبل پیش فرما چکے ہیں۔ بلکہ اپنی جماعت کو ان پر عمل بھی کرا رہے ہیں۔ اور بعض ایسی ہیں۔ جو تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود کی مصداق ہیں۔ مثلاً ایک تجویز یہ منظور کی گئی ہے کہ:۔

"ہندو مسلمانوں کے متعلق جو غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ ان کا سرچشمہ وہ کتابیں ہیں۔ جو اجنبی لوگوں کی لکھی ہوئی ہیں۔ ضرورت ہے۔ کہ تاریخ کو قومی نقطہ نظر سے ازسر نو لکھا جائے"

ظاہر ہے۔ کہ تاریخ کو قومی نقطہ نظر سے ازسر نو لکھنا کوئی آسان کام نہیں۔ اور یہ اس قسم کا کام نہیں ہے۔ جسے مستقبل قریب میں سرانجام دیا جا سکے۔ اس پایہ کی تاریخ لکھنے والوں کا مہیا ہونا۔ اور اس کام کے لئے بہت بڑے سرمایہ کا فراہم کرنا اگر ناممکن نہیں۔ تو مشکل ضرور ہے۔ پس بحالات موجودہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ نہ نو من تیل ہوگا۔ نہ رادھا ناچیگی۔ نہ اس قسم کی کوئی تاریخ لکھی جائے گی۔ اور نہ اس سے ہندو مسلم اتحاد میں کوئی مدد مل سکے گی۔

اسی طرح جو یہ تجویز منظور کی گئی ہے۔ کہ:۔

"فرقہ وار اکھاڑوں اور کلبوں کو بند کر دیا جائے۔ اور مشترکہ اکھاڑے اور کلب قائم کئے جائیں"

اس پر بھی اس وقت تک عمل ناممکن ہے۔ جب تک چھوت چھات کو دور نہ کیا جائے۔ کیونکہ ہندوؤں میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ اور بہت زیادہ تعداد میں ہیں۔ جو مسلمانوں کے سایہ تک سے بچنا ضروری سمجھتے ہیں۔ ان حالات میں مشترکہ اکھاڑے اور کلب کس طرح قائم کئے جا سکتے ہیں۔

وہ تجاویز جن پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ:۔

"تعلیم یافتہ ہندو مسلمان ایک دوسرے کی مذہبی کتابوں کا مطالعہ اور بانیان مذاہب اور بڑے لوگوں کی زندگی سے واقفیت پیدا کریں"

یہ وہی تجویز ہے۔ جو آج سے کئی سال قبل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے اس وقت اہل ہند کے سامنے پیش فرمائی۔ جب راجپال وغیرہ کی نہایت فتنہ انگیز۔ اور دل آزار کتب نے ہندوستان کے امن کو بالکل برباد کر دیا تھا۔ اور پھر نہ صرف پیش فرمائی تھی۔ بلکہ ہر سال ہندوستان اور دیگر ممالک میں جہاں جہاں احمدی جماعتیں پائی جاتی ہیں۔ ایک مقررہ تاریخ پر ایسے جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔ جن میں غیر مسلم اصحاب کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی سے واقفیت بہم پہونچائی جاتی ہے۔ اور تعلیم یافتہ غیر مسلم اصحاب کو بھی مدعو کر کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق تقریریں کرائی جاتی ہیں ان جلسوں میں غیر مذاہب کے بڑے بڑے مقتدر اصحاب شریک ہوتے۔ اور کھلے الفاظ میں اعتراف کرتے ہیں۔ کہ ہندو مسلم اتحاد کی یہ بہترین تجویز ہے۔

دوسری تجویز یہ منظور کی گئی ہے۔ کہ

"ہندو مسلمان ایک دوسرے کے تہواروں میں شریک ہوں۔ اور رام۔ کرشن۔ بدھ مہاویر۔ زرتشت۔ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نانک وغیرہ کے جشن ایام ولادت کو مشترکہ طور پر منایا جائے"

مگر اس سے زیادہ احسن تجویز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے یہ پیش فرما چکے ہیں۔ کہ سال میں کم از کم ایک دفعہ یوم پیشوایان مذاہب منایا جائے۔ جس میں تمام مذاہب کے لوگ شریک ہوں۔ اور اپنے اپنے پیشوا کی شان میں ایسی تقریریں کریں۔ جن سے صحیح واقفیت حاصل ہو۔ اور اس تجویز پر بھی گزشتہ سال سے عمل شروع ہو چکا ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ تجویز یوم ولادت کو "جشن" منانے سے بہت زیادہ مفید ہے کیونکہ یوم ولادت کی پابندی پہلے ہی ایک رسم بن کر رہ گئی ہے۔ اور اس موقعہ پر ایسی ایسی حرکات کی جاتی ہیں۔ جو بانیان مذاہب کی ذات سے کوئی نسبت نہیں رکھتیں۔

پس ہندو مسلم کے اتحاد کے خواہشمندوں کو چاہیئے۔ کہ وہ حسب معمول چند تجاویز منظور کر کے خاموشی اختیار کر لینا کافی نہ سمجھیں۔ بلکہ ان میں سے جو قابل عمل ہیں۔ اور جن پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے ارشاد کے ماتحت کئی سال سے عمل کیا جا رہا ہے۔ ان کو زیادہ سے زیادہ وسیع کرنے کی کوشش کریں۔ تا کہ اہل ہند متحد ہو کر نہ صرف ایک دوسرے کے ہمدرد اور خیر خواہ بنیں۔ بلکہ ترقی کے میدان میں کامیابی کے ساتھ آگے بڑھ سکیں۔ اور وہ درجہ حاصل کر لیں۔ جو اپنے ملک پر آپ حکومت کرنے والوں کو حاصل ہوتا ہے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ر وفا ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق سوا نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضور کے درد نقرس میں پہلے کی نسبت تخفیف ہے الحمد للہ۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آنکھوں میں تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں:

مولوی عبد المنان صاحب عمر ابن حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ بعارضہ بخار بیمار ہیں دعائے صحت کی جائے۔

مولوی محمد یار صاحب عارف اور مولوی محمد سلیم صاحب وزیر آباد سے واپس آگئے ہیں۔

کل اور آج یہاں خوب زور سے بارش ہوئی۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) شیخ جان محمد صاحب سکنہ کھارہ متصل قادیان کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں (۲) سید محمد ہاشم صاحب بوچھال کلاں بعض مشکلات میں مبتلا ہیں۔ ان کے لئے دعا کی جائے۔

امتحان میں کامیابی امسال قادیان سے چار لڑکوں نے ادیب عالم کا امتحان دیا تھا۔ جن میں سے مندرجہ ذیل تین کامیاب ہو گئے (۱) مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب ۳۵۹ نمبر (۲) خواجہ عبد الکریم صاحب خالد ۳۵۹ نمبر (۳) محمد سعید اللہ صاحب ۳۱۳ نمبر

ریاضی میں اول معلوم ہوا ہے کہ مولوی خیر الدین صاحب لکھنؤ کے فرزند منصور احمد صاحب لکھنؤ یونیورسٹی سے بی۔ اے کے امتحان میں ریاضی میں اول رہے۔ اور یونیورسٹی میں دوسرے درجہ پر رہے۔

دعائے نعم البدل میرا لڑکا ظفر احمد بعمر سوا تین سال فوت ہو گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس سے پیشتر ۹ لڑکے اور ایک لڑکی فوت ہو چکی ہے۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔ خاکسار مرزا احمد حسین چٹھی مسیح قادیان

تقرر امیر جماعت احمدیہ گجرات جماعت احمدیہ گجرات کے موجودہ حالات کے پیش نظر نظارت ہذا کی درخواست پر کچھ عرصہ کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے چودھری اعظم علی صاحب سب جج کو امیر نامزد فرمایا ہے۔ مقامی جماعت مطلع رہے۔ ناظر اعلےٰ

۳۱ر جولائی اور ۳۱ر اگست کو یاد رکھیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ ۲۰ جون پڑھنے کے بعد جس اخلاص سے اس کا خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔ اس کی مختصر کیفیت انشاء اللہ تعالےٰ عنقریب شائع کی جائیگی۔ اس وقت یہ گزارش ہے کہ ہر زمیندار جماعت کو اپنا چندہ تحریک جدید سال ہفتم ۳۱ر جولائی ۱۹۴۱ء کی شام تک مرکز میں داخل کر دینا چاہیئے۔ اور ہر شہری جماعت کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اس کا چندہ سال ہفتم ۳۱ر اگست ۱۹۴۱ء کی شام تک مرکز میں پہونچ جائے۔ پس زمیندار اور شہری جماعتیں آج سے ہی ایسا ماحول پیدا کرنا شروع کر دیں۔ کہ وہ آسانی کے ساتھ حضور کے ارشاد کی تعمیل کر سکیں۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:

No.	Name	No.	Name
150	B. Sadi Tabora	183	Paul Kamusa Sierraleone
151	Karuta Amri 〃		
152	M. Urahosoch-ardjo Java.	184	Suri 〃
		185	Umara 〃
153	Martosoeharno 〃	186	Kaleela 〃
154	Nine 〃	187	Saeeda-Sharif 〃
155	Tarisam 〃		
156	Arsaredja 〃	188	Suriha Kroma 〃
157	Poespowirogo 〃		
158	Rakida 〃	189	Usman Kallon 〃
159	Daood Rosehill ماریشس		
		190	Mohamad 〃
160	Mrs. Daood 〃	191	Abdullah 〃
161	Masood 〃	192	Mohammad 〃
162	Hilas 〃	193	Sanesi 〃
163	Mrs. Maso 〃	194	Musa 〃
164	Abubakar 〃	195	John Try 〃
165	Mohd Madar 〃	196	Mausa 〃
166	Mainanji Yamam 〃	197	Kaikula 〃
		198	Lalibi 〃
167	Mr. Gani 〃	199	Ahmadu 〃
168	Mrs. Gani 〃	200	Mustafa 〃
169	Musa S/o Lahai Sierraleone	201	Karim 〃
		202	Danda 〃
170	Moayquan 〃	203	Nsumana 〃
171	Foray Kroma 〃	204	Lanin 〃
172	Lahai 〃	205	Bokari 〃
173	Mohd Kroma 〃	206	Fatamata 〃
174	Mohd Sharif 〃	207	Sapibu 〃
175	Abdullahi 〃	208	Musa. 〃
176	Mustafa 〃	209	Kamanda Sierraleone.
177	Sandi 〃		
178	Moosa 〃	210	Sunna 〃
179	Sheku 〃	211	Kalli 〃
180	Idreas 〃	212	S.Shaka Sierraleone
181	Mohd Kallon 〃		
182	Brahima 〃		

مسئلہ نبوت از تحریرات و اقوال حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۵)

مسئلہ نبوت کا انکار سخت نادانی ہے

ایک دفعہ سورۃ انعام کا درس دیتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:-

"خدا تعالیٰ نے یہ تمام نظارے اپنی قدرت کے بیان فرما کر سمجھاتا ہے۔ کہ بڑا ہی نادان ہے۔ وُہ جو مسئلہ نبوت کا منکر ہے۔ ان معمولی پڑاؤں۔ اور منزلوں کے لئے تو جس نے راہ نمائی کا اتنا بڑا سامان مہیا کیا ہو اور اس کی سنت ہو۔ کہ ظلمت کے بعد روشنی عطا کرے۔ لیکن اپنے حضور پہونچنے کے لئے کوئی شمس۔ کوئی قمر۔ کوئی ستارہ نہ ہو۔ یہ ہرگز نہیں ہوسکتا۔ اے منکرانِ نبوت جب تم فضلِ الٰہی سے نفع اُٹھاتے ہو۔ تو قولِ الٰہی سے بھی اُٹھاؤ"!

(ضمیمہ اخبار بدر ۲۳ ستمبر ۱۹۰۹ء صفحہ ۹۹)

احمدیوں اور غیر احمدیوں میں اصُولی اختلاف

۲۷ فروری ۱۹۱۱ء کو آپ کی خدمت میں یہ سوال پیش کیا گیا۔ کہ کیا احمدیوں اور غیر احمدیوں میں کوئی فروعی اختلاف ہے۔ اس کا جواب آپ نے یہ دیا:-

"یہ بات تو بالکل غلط ہے۔ کہ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان کوئی فروعی اختلاف ہے۔ کیونکہ جس طرح پر وُہ نماز پڑھتے ہیں ہم بھی اسی طرح پڑھتے ہیں۔ اور زکوٰۃ۔ اور حج۔ اور روزوں کے متعلق ہمارے اور ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے میری سمجھ میں ہمارے اور ان کے درمیان **اصُولی فرق** ہے۔ اور وُہ یہ ہے۔ کہ ایمان کے لئے یہ ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان ہو۔ اُس کے ملائکہ پر کتب سماویہ پر اور رسل پر۔ خیر و شر کے اندازوں پر اور بعث بعد الموت پر۔ اب غور طلب امر یہ ہے۔ کہ ہمارے مخالف بھی یہی مانتے ہیں۔ اور اس کا دعوےٰ کرتے ہیں لیکن یہاں سے ہی ہمارا۔ اور ان کا اختلاف شروع ہوجاتا ہے۔ ایمان بالرسل اگر نہ ہو۔ تو کوئی شخص مومن مسلمان نہیں ہوسکتا۔ اور اس ایمان بالرسل میں کوئی تخصیص نہیں۔ عام ہے۔ خواہ وہ نبی پہلے آئے۔ یا بعد میں آئے۔ ہندوستان میں ہو۔ یا کسی اور ملک میں کسی مامور من اللہ کا انکار کُفر ہوجاتا ہے ہمارے مخالف حضرت مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں۔ اب بتاؤ۔ کہ یہ اختلاف فروعی کیونکر ہُوا۔ قرآن مجید میں تو لکھا ہے لا نفرّق بین احد من رسلہٖ لیکن حضرت مسیح موعود کے انکار میں تو تفرقہ ہوتا ہے۔ رہی یہ بات کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن مجید میں خاتم النبیین فرمایا۔ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ہمارا یہ مذہب ہے۔ کہ اگر کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہ کرے۔ تو بالاتفاق کافر ہے۔ یہ جُدا امر ہے۔ کہ ہم اس کے کیا معنے کرتے ہیں۔ اور ہمارے مخالف کیا۔ اس خاتم النبیین کی بحث کو لا نفرّق بین احدٍ من رسلہٖ سے تعلق نہیں۔ وُہ ایک الگ امر ہے اس لئے میں تو اپنے اور غیر احمدیوں کے درمیان اصُولی فرق سمجھتا ہُوں"!

(الحکم مورخہ ۲۱ و ۲۸ فروری ۱۹۱۱ء)

اس حوالہ میں آپ نے **ایمان بالرسل** کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت و رسالت پر ایمان لانا ضروری قرار دیا ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی اور رسول ہی سمجھتے تھے۔

پیشگوئی اسمہٗ احمد کے مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے آیت کریمہ ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہٗ احمد کے ذریعہ ایک احمد رسُول کی بعثت کی بشارت دی ہے۔ یہ **احمد رسُول** کون ہے۔ اس کے متعلق حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"میں مبشراً برسولٍ یاتی من بعدی اسمہٗ احمد کی پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق مانتا ہُوں۔ کہ یہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ہے۔ اور وُہی احمد رسُول ہیں"۔

(الحکم ۱۴ - ۲۱ ستمبر ۱۹۱۱ء)

اسی طرح ایک شخص نے سورہ صف کو کھول کر بیان کرنے کے لئے عرض کیا تو آپ نے فرمایا:-

"میں اپنی ذوقی باتیں کم کیا کرتا ہُوں۔ سائل تو صرف احمد کے متعلق کھول کر بیان چاہتا ہے۔ یہاں تو خدا نے احمد کے بعد نور کی طرف بھی قرآن شریف میں اشارہ کردیا ہے۔ آگے دین کا لفظ بھی ہے اور اس نور کو نہ ماننے کے متعلق بھی کہا ہے۔ ولو کرہ الکافرون واگرچہ منکرین بُرا منائیں"۔ (کلام امیر صفحہ ایک ضمیمہ بدر ۱۹ ستمبر ۱۹۱۲ء)

اس کے علاوہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب۔ حضرت قاضی سید امیر حسین صاحب مرحوم۔ حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم حضرت میر محمد اسحاق صاحب۔ حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم۔ مرزا برکت علی صاحب مولوی غلام نبی صاحب۔ مولوی غلام محمد صاحب مرحوم۔ سید محمود عالم صاحب اور صوفی غلام محمد صاحب بی اے حلفیہ شہادتیں اس امر پر دے چکے ہیں۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا یہی عقیدہ تھا۔ کہ آیت ومبشراً برسُولٍ یاتی من بعدی اسمہٗ احمد کے مصداق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ (یہ شہادتیں الفضل ۳۰ مئی ۱۹۱۴ء اور رسالہ تشحیذ الاذہان ماہ ستمبر ۱۹۱۴ء میں درج ہیں)

پس آپ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو احمد رسُول ماننا بتاتا ہے۔ کہ آپ کا اعتقاد یہی تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالےٰ کے رسول ہیں۔

مامور و مرسل

لاہور میں ایک تقریر کرتے ہُوئے فرمایا:-

"ایک مرزا آیا۔ اُس نے لوگوں کو نصائح کیں۔ اور اشتہار دیئے۔ کہ وُہ خدا تعالےٰ کی طرف سے **مامور و مرسل** ہو کر آیا ہے"!

(بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

مسیح موعودؑ کا نام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نبی رکھا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں احمدیہ بلڈنگس لاہور میں ایک تقریر فرمائی جس میں آپ نے غیر مبایعین کے تمام اختلافی مسائل کو حل کردیا۔ اس میں آپ فرماتے ہیں:-

"دوسرا مسئلہ جس پر اختلاف ہوتا ہے وُہ کفار کا مسئلہ ہے۔ اپنے مخالفوں کو کیا سمجھنا چاہئے اس مسئلہ کے متعلق تم آپس میں جھگڑتے ہو ہمارے بادشاہ۔ ہمارے آقا مرزا صاحب نے اس کو کھول کر بیان کردیا ہے۔ مگر تم پھر بھی جھگڑتے ہو۔ سُنو..... مثنوی کے مصنف نے ایک حکایت لکھی ہے۔ کہ پچھلی قوم کو ایک ہادی کے ماننے میں سہولت ہوتی ہے۔ کیونکہ وُہ جانتی ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کس وقت آتے ہیں ان کی آیات۔ کرامات۔ معجزات کیا ہوتے ہیں۔ کیونکہ پہلے انبیاء کی ایک جماعت آچکی ہوتی ہے۔ مگر پہلوں کو مشکل ہوتی ہے ان کے مقابلہ میں پچھلوں کو سہولت اور آسانی ہوتی ہے۔ وُہ پہلوں کی تعلیم پیش کردیتا ہے۔ مگر وُہ کہتے ہیں۔ کہ باوجودیکہ پہلے نبی پچھلوں کے لئے راہ صاف کر جاتے ہیں۔ مگر پھر بھی پیچھے آنے والوں پر ان کی قوم اعتراض کر دیتی ہے۔ اور ان کا انکار کر دیتی ہے۔ پس یہ کیسی صاف راہ ہے۔ ہر نبی کے زمانہ میں لوگوں کے کفر اور ایمان کے اصُول کلام الٰہی میں موجود ہیں جب کوئی نبی آیا۔ اُس کے ماننے اور نہ ماننے والوں کے متعلق کیا دقّت رہ جاتی ہے۔ ایچاپیچی کرنی اور بات ہے ورنہ اللہ تعالےٰ نے کفر ایمان اور شرک کو کھول کر بیان کردیا ہے پہلے نبی آتے رہے ان کے وقت میں دو ہی قومیں تھیں۔ ماننے والے اور نہ ماننے والے۔ کیا ان کے متعلق کوئی شبہ نہیں پیدا ہُوا۔ اور کوئی سوال اُٹھا کہ نہ ماننے والوں کو کیا کہیں۔ جواب تم کہتے ہو کہ مرزا صاحب کے نہ ماننے والوں کو کیا کہیں......

غرض کفر و ایمان کے اصول تم کو بتا دیئے گئے ہیں۔ حضرت صاحب خدا کے مرسل ہیں۔ اگر وہ نبی کا لفظ اپنی نسبت نہ بولتے تو بخاری کی حدیث کو نعوذ باللہ غلط قرار دیتے۔ جس میں آنے والے کا نام نبی اللہ رکھا ہے۔ پس وہ نبی کا لفظ بولنے پر مجبور ہیں۔ اب ان کے ماننے اور انکار کا مسئلہ صاف ہے۔ عربی بولی میں کفر انکار ہی کو کہتے ہیں ...... ایسا صاف مسئلہ ہے۔ مگر نکمے لوگ اس میں بھی جھگڑتے رہتے ہیں۔ نکمے لوگ ہیں اور کام نہیں۔ ایسی باتوں میں لگے رہتے ہیں ایک تو وہ ہیں جو قلعے فتح کرتے ہیں۔ اور ایک یہ ہیں"

(بدر ۴ و ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء)

یہ وہ تقریر ہے جو پیغام بلڈنگس میں ہوئی۔ اس میں آپ نے فیصلہ فرما دیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی ہیں۔ اور ان کے نہ ماننے والے اسی فتویٰ کے مستحق ہیں۔ جس فتوے کے مستحق پہلے انبیاء کے نہ ماننے والے ہیں۔ مگر افسوس آج اسی پیغام بلڈنگس سے تعلق رکھنے والے ان تمام ارشادات کو پس پشت پھینک چکے ہیں۔

کفر نہ ماننے کا نام ہے

ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔

"اگر مرزا صاحب کو خدا کا مامور و مرسل ماننے سے تم ہم کو کافر بناتے ہو۔ تو تم خود سوچ لو۔ کہ ایک مامور و مرسل کے انکار سے تم کیا بن سکتے ہو۔ کفر تو نہ ماننے کا نام ہے۔ ماننے والے تو مومن ہی کہلاتے ہیں۔" (الحکم جلد ۱۶ نمبر ۲۶/۲۷ مورخہ ۲۱ و ۲۸ جولائی ۱۹۱۲ء)

خدا تعالےٰ کے رسول کو مفتری قرار دینے والے

ایک دن کسی نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ کہ کیا ہم غیر احمدی کا جنازہ پڑھ سکتے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا:۔ "میں اس سوال پر تعجب کرتا ہوں۔ کیا تم اس میت کے سامنے کھڑے ہو کر یہ دعا کرو گے کہ یا اللہ تیرا ایک مامور ہمارے زمانہ میں آیا۔ اس نے تیرا پیغام سب لوگوں کو پہونچایا۔ ان پیغام سننے والوں میں سے یہ ایک شخص ہے جس کی میت ہمارے سامنے پڑی ہے۔ اس نے اس پیغام کی پروا نہ کی۔ اس کو لغو قرار دیا۔ یا اس کا انکار کیا۔ اور اس طرح تیرے رسول کو مفتری قرار دیا۔ اس واسطے تو اس کو بہشت نصیب کر۔ یہ ایک بہت بے ہودہ بات ہے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آسکتا۔ کہ احمدی کس طرح غیر احمدی کا جنازہ پڑھ سکتا ہے"۔

(بدر ۲۲ اگست ۱۹۱۲ء صفحہ ۶)

اس حوالہ میں "تیرے رسول کو مفتری قرار دیا۔" کے الفاظ مسئلہ زیر بحث کو حل کر دیتے ہیں۔

نبی کی فراست

ایک دفعہ فرمایا:۔

"نبی کو جو فراست دی جاتی ہے وہ دوسروں کو نہیں دی جاتی۔ حضور نے جب میری بیعت لی۔ تو میرا ہاتھ پہنچے سے پکڑا حالانکہ دوسروں کے ہاتھ اس طرح پکڑے جیسے مصافحہ کیا جاتا ہے۔ پھر مجھ سے دیر تک بیعت لیتے رہے۔ اور تمام شرائط بیعت کو پڑھوا کر اقرار لیا۔ اس خصوصیت کا علم مجھے اس وقت نہیں ہوا۔ مگر اب یہ بات کھل گئی۔"

(تشحیذ الاذہان اکتوبر ۱۹۱۲ء صفحہ ۴۷۷)

محمدی مسیح رسول

ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

"اگر اسرائیلی مسیح رسول کا منکر کافر ہے۔ تو محمدی مسیح رسول کا منکر کیوں کافر نہیں۔ اگر اسرائیلی مسیح موسےٰ کا خاتم الخلفاء یا خلیفہ یا متبع ایسا ہے۔ کہ اس کا منکر کافر ہے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم الخلفاء یا خلیفہ یا متبع کیوں ایسا نہیں کہ اس کا منکر کافر ہو۔ اگر وہ مسیح ایسا تھا کہ اس کا منکر کافر ہے۔ تو یہ مسیح بھی کسی طرح کم نہیں۔ یہ محمدی مسیح اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا جانشین اور اس کا غلام ہے۔"

(الفضل ۲۷ مئی ۱۹۱۴ء)

ان تمام حوالجات سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی اور رسول سمجھتے۔ اور اس پر سچے دل سے اعتقاد رکھتے تھے۔

حضرت سلطان القلم علیہ السلام کا زندہ جاوید طرز نگارش

زندہ اور فعال قومیں اپنے آثار قدیمہ اور بزرگوں کی روایات کو قائم رکھا کرتی ہیں۔ لیکن الٰہی سلسلوں کے لئے تو یہ چیز زندگی اور موت کا سوال ہے۔ ہم بھی ایک عظیم الشان خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہیں ہمارے لئے بھی کامیابی و کامرانی کی ایک ہی راہ ہے۔ اور وہ یہ کہ اپنے سفر کے ایک ایک قدم پر اپنے مقدس آقا کی زندگی اور طرز عمل کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں۔

"الفضل" کے ایک گزشتہ پرچے میں خاکسار نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے استعمال فرمودہ چند الفاظ اور فقرات پیش کئے تھے۔ اور حضرت سلطان القلم کی جماعت کے اہل قلم احباب کو صلائے عام دی تھی۔ کہ وہ انہیں استعمال کرنے اور جماعت میں رائج کرنے کی سعی فرمائیں۔ صحبت امروزہ میں بھی اسی سلسلے میں حضرت اقدس کی تصنیف کشتی نوح میں سے چند اور الفاظ اور فقرات پیش کرتا ہوں

(۱) نیر اللیل نیر النہار۔ "خدا نے جیسا کہ آج سے دس برس پہلے اپنے بندہ کی تصدیق کے لئے آسمان پر رمضان میں خسوف کسوف کیا۔ اور نیر النہار اور نیر اللیل میرے لئے گواہ بنا کر دو نشان ظاہر فرمائے۔

(۲) "بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں۔ مگر وہ اندر سے بھیڑیے ہیں۔ بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں۔ مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے۔ جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو"

(۳) "باہمی ناراضگی جانے دو۔ اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو"۔

(۴) "نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔"

(۵) "گناہ ایک زہر ہے اس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے۔ اس سے بچو"

(۶) "ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلےٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی"

(۷) "اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو۔ کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔"

(۸) "غیر قوموں کی تقلید مت کرو کہ جو بکلی اسباب پر گر گئی ہیں اور جیسے سانپ مٹی کھاتا ہے انہوں نے سفلی اسباب کی مٹی کھائی۔"

(۹) "خدا سے قوت نہ مانگنے سے وہ مر گئے اور آسمانی روح ان میں سے ایسی نکل گئی۔ جیسا کہ ایک گھونسلے سے کبوتر پرواز کر جاتا ہے۔"

(۱۰) "جو دنیا کی دولتوں کا خواہشمند ہوتا ہے۔ تو دنیا کے دروازے اس پر کھولے جاتے ہیں۔ اور دین کی رو سے وہ نرا مفلس اور ننگا ہوتا ہے۔"

(۱۱) دین کو دنیا پر مقدم رکھنا" "جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"

(۱۲) "خاتم الخلفاء" "میں روحانیت کی رو سے اسلام میں خاتم الخلفاء ہوں"۔

(۱۳) "کتاب عزیز" "خدا تعالےٰ نے اپنی کتاب عزیز میں اس کے مرجانے کی خبر دی ہے۔"

(۱۴) "جاہ و جلال کا نبی" "آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں۔ مگر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو۔ کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو۔"

(۱۵) "یقین کا مینار" "یہی علم ہے جو دل کو تازگی اور زندگی بخشتا ہے۔ اور یقین کے مینار تک پہنچا دیتا ہے۔"

(۱۶) "وقت تھوڑا ہے اور کار عمر ناپیدا۔ تیز قدم اٹھاؤ کہ شام نزدیک ہے۔"

(۱۷) "مسیح الاسلام" "مجھے عین چودھویں صدی کے سر پر جیسا کہ مسیح ابن مریم چودھویں صدی کے سر پر آیا تھا مسیح الاسلام کر کے بھیجا۔"

بالآخر میں تمام احمدی اہل قلم احباب سے گزارش کرونگا۔ کہ وہ اپنے اپنے ذوق کے مطابق سلطان القلم علیہ السلام کے طرز نگارش کو رائج کرنے کی کوشش فرمائیں۔

خاکسار خورشید احمد از لاہور

تبلیغ بیرون ہند

نامۂ لنڈن

درخواست دُعا

ایام زیر رپورٹ میں لنڈن پر دو ہوائی حملے سخت ترین ہوئے۔ حملے ۹ بجے شام سے صبح پانچ بجے تک رہے سینکڑوں مکانات ویران ہو گئے۔ اور بعض عالیشان عمارات اور بہت سے گرجے اور ہوٹل اور ہسپتال گر کر پیوند خاک ہو گئے۔ مرد عورتیں اور بچے کافی تعداد میں مرے اور سینکڑوں زخمی ہوئے۔ ہمارے علاقہ میں بھی بہت سے نفوس اور عمارات کا نقصان ہوا اسوقت تک تمام احمدی ممبر لنڈن میں اور لنڈن سے باہر رہنے والے بفضل خدا بخیر و عافیت ہیں۔ تمام بھائیوں سے دعا کیلئے عاجزانہ درخواست ہے۔

ورلڈ کانگرس آف فیتھس کے جلسے

ایام زیر رپورٹ میں ورلڈ کانگرس آف فیتھس کی چند ہفتہ واری میٹنگز کیکسٹن ہال میں ہوئیں پہلی میٹنگ کی صدارت میں نے کی۔ مسز تسیس ینگ ہسبنڈ نے ایک پرچہ پڑھا جس میں مختلف مذاہب کی بعض باتیں بیان کیں اسلام کا ذکر کرتے ہوئے توحید اور نمازوں وغیرہ کا ذکر اچھے رنگ میں کیا۔ مجھے بھی ایک مختصر افتتاحی تقریر کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ میں نے توحید الہی کا ذکر کیا۔ اور قرآن مجید اور اناجیل اور ہندوؤں کی کتب کے حوالے دے کر بتایا۔ کہ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو تمام انبیاء نے توحید کی تعلیم دی تھی مسیح نے بھی ایک طرف دعا کے وقت خدا تعالے کو ان الفاظ میں پکارنے کی تاکید کی۔ ”اے ہمارے باپ جو آسمان میں ہے“ اور دوسری طرف یہ تاکیدی حکم دیا۔ کہ ”تم کسی کو زمین پر باپ مت کہو۔ کیونکہ تمہارا ایک باپ ہے۔ جو آسمان میں ہے“ پس مسیح نے بھی توحید ہی سکھائی تھی۔ جب ڈسکشن کا وقت آیا۔ تو بولنے والوں نے میری تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا۔ کہ صحیح طریق یہی ہے کہ انبیاء کی اصل تعلیم کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

مسلم نمائندہ کی تقریر

ایک میٹنگ میں ایک مسلم نمائندہ کا جو یہاں سرکاری عہدہ پر متعین ہیں۔ اسلام کے متعلق لیکچر تھا۔ انہوں نے خاص طور پر اپنے دوستوں کو اطلاع دیکر بلایا ہوا تھا چنانچہ شیخ حافظ وہبہ اور ان کے اسسٹنٹ بھی حاضر تھے۔ عراقی لیگیشن اور ٹرکی لیگیشن کے نمائندے اور مسٹر یوسف علی سابق پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور۔ اور امام مسجد ووکنگ بھی موجود تھے مجھے بھی لیکچر میں شامل ہونے کے لئے کہلوا بھیجا تھا۔ انہوں نے اسلام کے موضوع پر ایک پرچہ پڑھا جس میں انہوں نے پردہ کے متعلق کہا۔ کہ اسلام میں کوئی پردہ نہیں ہے۔ اور آیت ما منعنا ان نرسل بالآیات کا ترجمہ سنا کر کہدیا۔ کہ اور انبیاء نے تو معجزے دکھائے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے سوا کوئی معجزہ نہیں دکھایا۔ اور آیت ان الذین امنوا والذین ھادوا الآیہ کا ترجمہ سنا کر کہا۔ کہ نجات کے حصول کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا ضروری نہیں۔ یہودی اور عیسائی وغیرہ بھی اگر خدا اور آخرت پر ایمان رکھیں اور نیک عمل کریں تو وہ نجات پا جائیں گے جب سوالات کا وقت آیا۔ تو میں نے ان دونو باتوں کا ذکر کر کے کہا۔ کہ یہ دونوں باتیں جو سپیکر نے بیان کی ہیں۔ قرآن مجید کی آیات کے صریح خلاف ہیں معجزات کے متعلق میں نے سورہ قمر کی پہلی دو آیات پڑھ کر ترجمہ سنایا۔ جن سے ظاہر ہے۔ کہ شق القمر کا نشان مکہ والوں کو دکھایا گیا اور جس آیت کا سپیکر نے حوالہ دیا ہے۔ اسمیں خاص نشانات مراد ہیں۔ جو کفار نے طلب کئے تھے۔ چنانچہ اس کا نمونہ اسی سورۃ میں بیان کیا گیا ہے۔ اس لئے اس آیت سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ آپ نے اور نشانات نہیں دکھائے۔ اور یہ ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ مرقس میں مسیح کے متعلق لکھا ہے۔ کہ جب فریسیوں نے ان سے نشان مانگا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ انہیں کوئی نشان نہیں دیا جائے گا اسوقت انہوں نے نہ کسی گذشتہ نشان کا حوالہ دیا اور نہ آئندہ دکھانیکا وعدہ کیا۔ لیکن اس قول سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ دوسرے اوقات میں انہوں نے نشانات نہیں دکھائے تھے۔ اور دوسری بات کے متعلق میں نے آیت ان الذین یکفرون باللہ ورسولہ ..... اولئک ھم الکافرون حقاً پڑھکر ترجمہ سنایا۔ کہ اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو شخص ایک رسول کا بھی انکار کرتا ہے۔ وہ کافر ہے اور مومن نہیں۔ اور لائق سزا ہے پس نجات اس امر پر موقوف ہے۔ کہ جو کچھ خدا تعالے کی طرف سے آئے اُسپر ایمان لایا جائے۔ اور اس کے مطابق عمل کیا جائے۔ پس جیسے حصول نجات کیلئے دوسرے رسولوں پر ایمان لانا ضروری ہے ویسے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ لہذا اصولی طور پر یہ کہنا ہرگز درست نہیں کہ حصول نجات کے لئے آنحضرت صلعم پر ایمان لانا ضروری نہیں۔ البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ ایک عیسائی یا یہودی جو دیانتداری سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ پر غور کرتا ہے۔ اور باوجود غور و خوض کے اس پر آپ کی صداقت نہیں کھلتی۔ وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک معذور ٹھہر کر عذاب سے بچ جائے۔ جواب دیتے ہوئے سپیکر نے صرف یہ کہا۔ کہ یہاں یوسف علی مفسر قرآن اور عرب بھی موجود ہیں۔ وہ بھی ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ ہاں تشریحیں مختلف ہوا کرتی ہیں۔ اور اسلام کی دو قسمیں بیان کردیں ایک آرتھوڈکس اسلام اور دوسرے ماڈرن اسلام۔ چونکہ سپیکر نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت بند ہے۔ اس پر ایک عیسائی نے سوال کیا۔ کہ یہود نے تو وحی و نبوت کو موسیٰؑ پر اور عیسائیوں نے عیسیٰؑ پر ختم کر دیا۔ آپ کہتے ہیں۔ وحی و نبوت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہے۔ تو یہ عقیدہ یہود و نصاریٰ کے عقیدہ کی طرح ہوا۔ اس کا سپیکر نے کوئی جواب نہ دیا۔ میٹنگ کے ختم ہونے پر سپیکر نے مجھ سے کہا۔ کہ یہ عرب صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ جس آیت کا آپ نے حوالہ دیا تھا۔ اس میں آیت کا لفظ ہے۔ معجزہ کا نہیں۔ میں نے اس عرب سے کہا۔ قرآن مجید میں کہیں بھی معجزہ کا لفظ نہیں صرف آیت کا ہی لفظ ہے مسیح کے معجزات کا جہاں ذکر ہے انہوں نے بھی یہی کہا۔ قد جئتکم بآیۃ۔ اور سپیکر نے جس آیت کو بطور استدلال پیش کیا تھا۔ اس میں بھی الآیات کا ہی لفظ ہے۔ وہ کوئی جواب نہ دے سکا ڈاکٹر الحاج عمر سلیمان میرے ساتھ تھے انہوں نے کہا۔ مجھے تو ایسے لیکچراروں کو سنکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی ضرورت ثابت ہوتی ہے۔

نیوبری کا سفر

ورلڈ کانگرس آف فیتھس کے زیر انتظام دوسرے ممبروں کے ساتھ میر عبدالسلام صاحب اور خاکسار ایسٹر کے ہفتہ و اتوار کیلئے نیوبری گئے تھے۔ جہاں دو روز اجلاس ہوئے مختلف اشخاص نے تقریریں کیں۔ سوالات کے موقعہ پر میر عبدالسلام صاحب نے سوالات کئے۔ کئی ممبروں سے مختلف مذہبی مسائل پر گفتگو ہوئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد اور مسیحؑ کی صلیبی موت وغیرہ کے متعلق بھی تفصیلی گفتگو ہوئی۔ مسٹر یونی ایل۔ ایل۔ ڈی ہنگیرین اور ان کی بیوی سے بھی باتیں ہوئیں۔ وہ بہت متاثر ہوئے۔ بعد میں وہ ہماری ایک پندرہ روزہ میٹنگ میں بھی شامل ہوئے۔ اور مجھے ایک روز اپنے مکان پر چائے کی بھی دعوت دی۔ اور مذہبی گفتگو ہوئی۔ نیوبری میں ایک شخص عبدالروشن نامی کا ایک پیرو ملا۔ وہ کہتا تھا۔ کہ عبدالروشن میں روح القدس کا حلول ہوا ہے۔ اور اس کے ماننے سے دنیا میں امن قائم ہوگا۔ میں نے اس سے ایک ٹریکٹ لیا۔ اور پڑھا اس میں عبدالروشن کے متعلق لکھا تھا۔ کہ یہ عربی لفظ ہے۔ جس کے معنے ہیں۔ The Son of Light. یعنی روشنی کا بیٹا۔ میں نے کہا یہ بھی عجیب روح القدس ہے۔ کہ مدعی کے نام عبدالروشن کا ترجمہ بھی صحیح نہیں بتا سکی۔ میں نے کہا۔ عبد عربی لفظ ہے۔ جسکے معنے بیٹا نہیں۔ بلکہ غلام اور خادم کے ہیں اور روشن فارسی لفظ ہے عربی نہیں۔ جس کے معنی روشنی کے نہیں بلکہ روشن کے ہیں۔ اس لئے یہ نام عربی و فارسی کا مرکب ہے وہ کوئی جواب نہ دے سکا۔ اور بہت شرمندہ ہوا مسٹر ڈولن کہنے لگے۔ ہم سے تو ہر وقت جھگڑتا رہتا تھا۔ مگر آپنے تو جھٹ اسکی غلطی پکڑ لی۔

دار التبلیغ میں لیکچرز

گزشتہ ماہ سے دار التبلیغ میں پندرہ روزہ لیکچروں کا سلسلہ شروع ہے۔ تین لیکچر ہو چکے ہیں۔ حاضرین کی تعداد گزشتہ سالوں کی نسبت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت زیادہ ہوتی رہی ہے۔ پہلا لیکچر ۲۳ مارچ کو ڈاکٹر عبد الخالق خان صاحب نیازی نے "اسلام میں اخوت" کے موضوع پر دیا۔ جو پسند کیا گیا۔ لیکچر کے بعد سوال و جواب بھی ہوئے۔ اور پھر بعد میں اتحادیوں کی فتح کے لئے نماز میں دعا کی گئی۔

دوسری میٹنگ میں جو ۱۳ اپریل کو ہوئی۔ دو انگریز نومسلم بولے۔ مسٹر بلال نٹل نے اسلام اور عیسائیت پر تقریر کی۔ اور مسٹر خالد ڈکنسن نے "اسلام میں صفات باری تعالیٰ" پر ایک پرچہ پڑھا لیکچر پسند کئے گئے۔ بعد میں سوال و جواب ہوئے۔

تیسری میٹنگ ۲۷ اپریل کو ہوئی۔ جس میں سید ممتاز احمد صاحب نے "اسلامی حکومت" کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں اسلامک گورنمنٹ کے فرائض کا بھی ذکر کیا۔ اور جنگ کے بواعث بھی بیان کئے۔

الوداعی پارٹی

چونکہ میاں نسیم حسین صاحب اور ان کی اہلیہ ہندوستان واپس جانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ انہوں نے پانچ سال اپنی ملازمت کے ہماری ہمسائیگی میں ہی گذارے ہیں۔ اس لئے ۱۳ اپریل کو لیکچروں کے بعد انہیں الوداعی ٹی پارٹی دی گئی۔ جس میں ساٹھ کے قریب اشخاص شریک ہوئے۔ مسٹر لال ڈپٹی ہائی کمشنر فار انڈیا نے بھی شمولیت کی۔ اور بھی بعض معززین شامل ہوئے۔ اس تقریب کے دو فوٹو ڈیلڈن برو تھیوز نے شائع کئے۔

ٹائمز آف لنڈن میں ذکر

۲۳ مارچ کو جو فتح کے لئے دعا کی گئی تھی۔ اس کے متعلق الحاج عمر سلیمان نے ٹائمز کو ایک خط لکھا۔ جو ایڈیٹوریل والے صفحہ پر جلی عنوان دے کر ٹائمز نے شائع کیا۔

تحریک جدید اور دیگر تحریکیں

ڈاکٹر الحاج عمر سلیمان نے تحریک جدید کے لئے دس پونڈ چندہ دیا۔ اور مسٹر عثمان سٹن نے دو پونڈ۔ اور سید مختار احمد صاحب نے پانچ روپیہ کے حساب سے ہر سال کچھ زیادتی کے ساتھ تین پونڈ تین شلنگ چندہ دیا۔ ڈاکٹر عمر سلیمان نے سن رائز میں میرے خط کا ترجمہ پڑھ کر جس میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وصیت پر صدقہ دیئے جانے کا ذکر ہے مجھے لکھا۔ کہ مجھے اس کی کیوں خبر نہیں دی گئی۔ کیا مجھے اس میں شریک ہونے سے محروم رکھا جائیگا۔ ہرگز نہیں۔ اس لئے میں پانچ پونڈ کا چیک بھیجتا ہوں۔ چونکہ اور بھی ایسے ممبر ہوں گے۔ جن کو اس تحریک کا علم نہیں ہوا ہو گا۔ یا بوجہ تنگدستی نہ دے سکے ہوں۔ اس لئے یہ رقم انگلستان کے ایسے تمام احمدی ممبروں کی طرف سے سمجھی جائے۔ ساتھ ہی لکھا کہ اب شاید دیر ہو گئی ہو۔ اس لئے آپ جس طرح مناسب سمجھیں یہ رقم خرچ کریں۔ میں نے انہیں لکھا کہ اس رقم کی تفسیر کبیر کی جلدیں خرید کر ان غریب احمدیوں کو دی جائیں جو تفسیر پڑھنا چاہتے ہیں۔ لیکن بوجہ مالی تنگی کے خرید نہیں سکتے۔ اس طرح یہ ایک صدقہ جاریہ ہو جائے گا۔ نیز برٹی کی مسجد کے لئے انہوں نے پانچ پونڈ چندہ دیا ہے۔ میں نے انہیں لکھا تھا۔ کہ وہ دو ہفتہ میرے پاس آ کر ٹھہریں۔ چنانچہ وہ تشریف لائے۔ اور دو ہفتہ میرے پاس بطور مہمان قیام کیا۔ اس اثناء میں میں نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے متعلق پیشگوئیاں۔ اور آپ کی صداقت کے دلائل وغیرہ لکھائے۔

خاکسار۔ جلال الدین شمس از لنڈن

وصیتیں

نوٹ: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۸۸۸ منکہ احسان اللہ ولد میاں عبد اللہ قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی چک نمبر ۲۷۶ رکھ ڈاکخانہ چک نمبر ۲۷۵ رکھ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱ ۱۳۲۰ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد صرف ایک کنال زمین سکنی قادیان محلہ دار الفتوح میں ہے۔ جس کی مالیت اس وقت چار صد روپیہ ہے۔ میرا گزارہ دکان پر ہے۔ جس کی ماہوار آمد بارہ روپے ہے۔ میں اپنی آمدنی اور جائیداد مذکورہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کسی غیر منقولہ جائیداد یا اس کا کوئی حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کر دوں۔ تو وہ رقم یا حصہ جائیداد سے منہا تصور کیا جائے۔ العبد احسان اللہ احمدی دوکاندار چک نمبر ۲۷۶ رکھ۔ گواہ شد غلام فرید احمدی حیدرآباد سندھ۔ گواہ شد سید محمد طفیل شاہ ہیڈ ماسٹر سکول چک نمبر ۲۷۶

نمبر ۵۹۰۰ منکہ صوفی محمد ولد حافظ غلام محمد صاحب قوم ڈھڈی پیشہ ملازمت پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱ ۱۳۲۰ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں سپاہی کلرک بھرتی ہوا ہوں۔ میں اپنی ماہوار تنخواہ کا دسواں حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ مجھے پچاس روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں فی الحال پانچ روپے ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ کمی بیشی تنخواہ کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد۔ خاکسار۔ صوفی محمد۔ گواہ شد۔ غلام محمد والد موصی۔ گواہ شد۔ محمد احمد ثاقب کارکن بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۷۵۲ منکہ بہشت بی بی زوجہ اللہ دتہ قوم ارائیں عمر ۲۵ برس پیدائشی احمدی ساکن سدو کی ڈاکخانہ جھبہ راولی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱ ۱۳۲۰ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر مبلغ مکصد روپیہ ہے جو میں نے وصول کر لیا ہوا ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور اقرار کرتی ہوں کہ میں اپنی زندگی میں ادا کر دونگی اگر نہ کر سکوں تو میرے ورثاء ذمہ دار ہونگے اور میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد اس کے علاوہ میری ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ الامۃ: بہشت بی بی۔ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد امام دین احمدی سکنہ سدوکی۔ گواہ شد۔ محمد حسین احمدی برادر موصیہ۔ گواہ شد۔ فضل حسین نشان انگوٹھا۔

احباب وی۔پی وصول فرمانے کیلئے (تیار رہیں)

ہم انشاء اللہ دس جولائی کو حسب اعلانات سابقہ ان احباب کی خدمت میں جن کا چندہ ۲۰ جولائی تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ وی۔پی ارسال کریں گے۔ جو احباب اس تاریخ تک چندہ ارسال فرما دیں گے یا ادائیگی کے متعلق وعدہ فرمائیں گے انکے وی۔پی۔ روک لئے جائینگے۔ لیکن جن احباب کی طرف سے اس تاریخ تک نہ چندہ وصول ہوگا اور نہ ادائیگی کی اطلاع۔ انکی خدمت میں وی۔پی ارسال کر دیئے جائینگے جنہیں وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔ وعدہ کرنیوالے دوست اس امر کو مد نظر رکھیں۔ کہ حسب وعدہ چندہ ادا فرمانا ضروری ہے۔ کاغذ کی اس شدید گرانی کے زمانہ میں ایک دوست بھی ایسا نہیں ہونا چاہئے جو وی۔پی واپس کر کے دفتر کو نقصان پہنچانیکا موجب ہو۔ خاکسار مینجر

دواخانہ خدمتِ خلق کی مجرّب ادویہ

ہمارے دواخانہ میں تمام نسخے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دہلی کے مشہور عالم شریف خانی خاندان کے اطباء کے اعلیٰ اجزاء سے تیار کردہ مناسب قیمت پر مل سکتے ہیں ہمارے تیار کردہ نسخوں کی عمدگی کا اندازہ آپ دواخانہ کی مفرد ادویہ کو دیکھ کر لگا سکتے ہیں۔ خاص طور پر تلاش کر کے ہندوستان کے مختلف گوشوں سے جمع کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے ہاں کی تیار کردہ خاص ادویہ نہایت مفید اور مجرب ہیں۔ اور سینکڑوں آدمی اس کا تجربہ کر کے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ آج ہم ان میں سے ایک خاص دوا یعنی

حبّ مروارید عنبری

کو پیش کرتے ہیں۔ یہ دوا دل اور دماغ کی طاقت کیلئے بے نظیر ہے۔ لمبی بیماریوں کے بعد یا زیادہ کام کرنے کے بعد جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کیلئے یہ دوا اکسیر ہے اس سے بعض ایسے مریضوں کو بھی جو سالہا سال سے دل کی دھڑکن یا دماغ کی کمزوری میں مبتلا تھے حیرت انگیز فائدہ ہوا ہے۔ یہ دوا تمام اعضاء رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ اور صدیوں سے اطباء کی مجرب ہے۔ دواخانہ نے اور اصلاح کر کے اسے ایک بے نظیر دوا بنا دیا ہے۔ دل دماغ معدہ یا جگر کی کمزوری ایسی نہیں۔ جسے نظر انداز کیا جا سکے۔ ایسے امراض کو بے علاج چھوڑ دینا نہایت ہی خطرناک ہوتا ہے۔ اس دوا کا فائدہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ ہم اس کے معزز خریداروں میں سے بعض کے نام ذیل میں درج کرتے ہیں۔ تاکہ آپ کو معلوم ہو سکے۔ کہ کسطرح یہ دوا مقبول ہو رہی ہے۔ احباب میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی۔ جناب بابو عطاء اللہ صاحب سندھ مکرمہ محترمہ اہلیہ صاحبہ جناب مرزا اعظم بیگ صاحب سندھ۔ مکرمہ محترمہ اہلیہ صاحبہ جناب سید ناصر شاہ صاحب مرحوم سید مبارک احمد شاہ صاحب۔ ان کے علاوہ اور بہت سے معززین قادیان اور باہر کے اصحاب اس دوا کو خرید چکے ہیں اور اس کے مفید ہونے کا تجربہ کر چکے ہیں۔

ملنے کا پتہ:۔ مینجر دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

یکم اگست ۱۹۴۱ء یا اس سے بعد کسی تاریخ سے۔ لے کر ایک سال کے عرصہ کے لئے کپور تھلہ میں براستہ سبحان پور ریلوے اسٹیشن (۶ میل) ایک آؤٹ ایجنسی اور ایک کپور تھلہ میں بکنگ ایجنسی کا کاروبار چلانے کے لئے ٹنڈر دینے کی دعوت دی جاتی ہے۔

یہ ٹنڈر ۱۴ر جولائی ۱۹۴۱ء کو چار بجے بعد دوپہر تک قبول کئے جائیں گے اور ۱۵ر جولائی ۱۹۴۱ء کو ساڑھے گیارہ بجے قبل از دوپہر چیف کمرشل مینجر کے دفتر میں ان ٹنڈر دینے والوں کی موجودگی میں جو وہاں تاریخ اور وقت مقررہ پر آ جائیں کھولے جائیں گے۔ کامیاب ٹنڈر دینے والے کو یکم اگست ۱۹۴۱ء سے قبل ۳ ہزار روپے جمع کرانے ہونگے۔

ٹھیکیدار کو مندرجہ ذیل امور سرانجام دینا ہوں گے۔

(۱) مسافروں اور ان کے اسباب پارسلوں اور دوسرے سامان (ماسوائے حجیم اشیاء۔ مویشی۔ جانور۔ اسلحہ۔ بارود۔ کارتوس وغیرہ کے) کی بکنگ کے لئے ایسی موزوں عمارت کا انتظام کرنا ہوگا۔ جسے نارتھ ویسٹرن ریلوے منظور کرے

۲۔ جب کبھی نارتھ ویسٹرن ریلوے چاہے۔ ٹھیکیدار کو آؤٹ ایجنسی کپور تھلہ سے سبحان پور ریلوے اسٹیشن تک تمام درجوں کے مسافروں۔ ان کے سامان پارسلوں اور دوسرے اسباب کو موٹر لاریوں یا تانگوں کے ذریعہ سے پہنچانا ہوگا اور سٹی بکنگ ایجنسی کپور تھلہ سے ریلوے اسٹیشن کپور تھلہ تک یا ریلوے اسٹیشن کپور تھلہ سے سٹی بکنگ ایجنسی کے کھلنے کے روز سے کرنا ہوگا۔

۳۔ مسافروں کی بکنگ اور اُن کو یا ان کے اسباب۔ پارسلوں۔ یا دوسرے سامان کو آؤٹ ایجنسی یا سٹی بکنگ آفس یا ان جگہوں تک لانے کے لئے ایسے مناسب عملہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی پہلے سے منظوری لینے کے بعد خود ہی رکھنا ہوگا۔

۴۔ مسافروں یا ان کے اسباب۔ سامان۔ پارسلوں وغیرہ کا بیمہ کرنا۔ جو آؤٹ ایجنسی اور سٹی بکنگ ایجنسی سے ریلوے اسٹیشن یا ریلوے اسٹیشن سے ان مقامات کو لائے جائیں۔ ہر قسم کے حادثات۔ چوری۔ تباہی۔ خراب ہو جانے۔ گم ہو جانے۔ نقصان (جس میں تھرڈ پارٹی کا خطرہ بھی شامل ہے) کے خلاف

ٹھیکیدار کو اپنے ٹنڈر میں مندرجہ ذیل باتیں بیان کرنی ہونگی۔

۱۔ بحوالہ ۲ مندرجہ بالا پارسلوں۔ سامان اور اسباب کی بار برداری کے لئے فی من (یا من کے حصّہ کے لئے) کم از کم اجرت اور مسافروں کے لے جانے کے لئے کم از کم اجرت۔

ٹنڈر سربمہر لفافوں میں پیش کئے جائیں۔ جن پر کپور تھلہ آؤٹ ایجنسی اور کپور تھلہ سٹی بکنگ ایجنسی لکھا ہو۔

مبلغ دو روپے ادا کرنے پر چیف کمرشل مینجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے دفتر سے اس اگریمنٹ کی ایک نقل حاصل کی جا سکتی ہے۔ جو کامیاب ٹنڈر دہندہ کو قبول کرنے کا حق جو ضروری نہیں ہے۔ کہ ضرور سب سے کم ہی ہو۔ اپنے لئے محفوظ رکھتے ہیں۔

جنرل مینجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بوسٹن ۲ جولائی - امریکہ کے وزیر بحریہ کرنل ناکس نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جرمنی نے بحیرہ اٹلانٹک میں اس امداد کو کافی نقصان پہونچایا ہے - جو ہم برطانیہ کو دے رہے تھے - حال ہی ایک جہاز غرق ہوا ہے - جس میں ایک ہزار مشین گنیں اور پندرہ لاکھ کارتوس تھے - اسی طرح ایک اور جہاز میں بموں کی کثیر تعداد تھی - بعض اور جہازوں میں ٹینک - ہوائی جہاز - اور اشیائے خورد و نوش کی ہزاروں پیٹیاں تھیں جو غرق ہو گئیں - اس لئے اب وقت آ گیا ہے کہ اس سمندر کو جرمن خطرہ سے پاک و صاف کر دیا جائے -

گوجرہ ۲ جولائی - گندم ورڈ ۳/۳/۹ ۵۹۱ ۹/۴/۳ - نخود ۰/۱۴/۳ - توریہ ۶/۱۳/۳ - بنولہ پیلا ۲/۳/۲ - گڑ ۱۴/۱ - شکر ۰/۰/۲ - گھی خاص ۰/۱۴/۱۴ - کپاس دیسی ۱/۱/۵ - امرتسر میں سونا ۰/۶/۳۴ - چاندی ۰/۱۰/۶۳ - پونڈ ۰/۱۰/۲۸

ماسکو ۳ جولائی - آج صبح مسٹر سٹالن نے روسیوں کے لئے ایک تقریر براڈکاسٹ کی - جس میں کہا روسی شہریوں اور فوجیوں نے آخر دم تک لڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے یہ صحیح ہے کہ جرمنوں نے لتھونیا - لٹویا کے بڑے حصہ روائٹ رشیا کے کچھ علاقے اور مغربی یوکرین کے کچھ کچھ علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے - مگر ہمیں یقین ہے - کہ ہٹلر کی فوجوں کو اسی طرح شکست ہو گی جس طرح نپولین کو ہوئی تھی - نازی فوجوں کے اعلیٰ ڈویژن اور بہترین ہوائی طاقت تباہ کی جا چکی ہے - جرمنوں نے اڈیسا ڈینیڈ - کیف اور مورمانسک میں وحشیانہ بمباری کی ہے - لیکن ہم ان کو ضرور شکست دیں گے - اب تک کی جرمنوں کی کامیابی کی وجہ یہ ہے - کہ لڑائی ایسے حالات میں شروع ہوئی - جو ان کے حق میں تھے - اس وقت ہمارے سامنے آزادی اور غلامی کا سوال ہے - اب ہمیں بہت زیادہ توپیں مشین گنیں اور گولہ بارود تیار کرنا چاہیئے - اور نقل و حرکت کے تمام ذرائع استعمال میں لانے چاہئیں جو لوگ جاسوسی کریں - سرکاری مال کو نقصان پہونچائیں - یا غلط افواہیں پھیلائیں انہیں سخت سزا دینی چاہیئے -

لنڈن ۳ جولائی - آج صبح روسی اعلان میں بتایا گیا - کہ جرمنوں نے جنوب کی طرف سے یوکرین کے دارالسلطنت کیف پر بڑھنے کے لئے ایک نیا حملہ کیا - جو کامیاب نہیں ہوا - اس وقت بحیرہ آرکٹک کے کنارے اور فن لینڈ سے لینن گراڈ کو جانے والی سڑک پر گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے -

لنڈن ۳ جولائی - برطانیہ کی ہوائی وزارت نے بتایا ہے - کہ کل رات ہمارے ہوائی جہازوں نے روہر اور رائن لینڈ کے صنعتی کارخانوں پر شدید حملے کئے - بریمن اور کولون پر بھی بم برسائے گئے - اور راٹرڈم میں تیل کے ذخائر پر حملے کئے - دشمن کے کچھ ہوائی جہاز چینل کو عبور کر کے برطانیہ پر اڑے مگر کہیں سے بم گرنے کی خبر نہیں آئی

شملہ ۳ جولائی - سپلائی ڈیپارٹمنٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا - جس میں ہندوستان میں کلوں کے اوزار بنانے کے سوال پر غور کیا گیا -

شملہ ۳ جولائی - ہندوستان میں ٹینکوں کو برباد کرنے والا گولہ و بارود بننا شروع ہو گیا ہے - اسی طرح پرانے لوہے سے فولاد بھی بننے لگا ہے - کوشش کی جا رہی ہے کہ دھماکا سے پھٹنے والے بموں کے متعلق بھی ہندوستان غیر ممالک کا محتاج نہ رہے اور یہ ضرورت اپنے ملک سے ہی پوری ہو جائے - سپلائی ڈیپارٹمنٹ کو انجنیرنگ کے سامان کا بہت بڑا آرڈر ملا ہے -

بمبئی ۳ جولائی - بمبئی کے حالات اب چونکہ سدھر رہے ہیں - اور پہلے کی نسبت امن ہے - اس لئے کرفیو آرڈر کو کچھ نرم کر دیا گیا ہے - اب صرف ساڑھے نو بجے رات سے صبح کے ساڑھے پانچ بجے تک کرفیو آرڈر جاری رہے گا -

شملہ ۳ جولائی - ٹرانسپورٹ اینڈ وائرڈی کمیٹی کا جلسہ اگلے سوموار کو شملہ میں منعقد ہو گا

انقرہ ۳ جولائی - یہاں یہ افواہ گرم ہے کہ ویشی کے وزیر خارجہ کو ترکی کے راستہ شام کو سامان جنگ بھیجنے کی اجازت نہیں ملی - اب وہ چاہتا ہے - کہ شام کی فوجوں کو ترکی میں سے گزرنے کی اجازت دے دی جائے -

لنڈن ۳ جولائی - وزیر ہند مسٹر امیری نے آج ہاؤس آف کامنز میں اعلان کیا - کہ جنگ کے متعلق ہندوستان کی ذمہ داریاں چونکہ اب روز بروز بڑھ رہی ہیں اس لئے میں بہت جلد اس کے متعلق بیان دینے والا ہوں -

لاہور ۳ جولائی - پنجاب نیشنل بنک نے آج چیف جسٹس کی خدمت میں لڑائی کے فنڈ میں ۲۵ لاکھ روپیہ کا چیک پیش کیا ہے - اس وقت تک یہ بنک ایک کروڑ روپیہ دے چکا ہے

لنڈن ۳ جولائی - آج تیسرے پہر روس نے جو اعلان کیا ہے - اس میں بتایا ہے کہ روسی فوجوں نے کیف جانے والے جرمن موٹر دستوں کو روک لیا ہے - اور ساری خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ روسی فوجیں سارے موروچوں پر جم کر مقابلہ کر رہی ہیں -

لنڈن ۳ جولائی موسیو سٹالین نے آج روسیوں کے لئے جو تقریر براڈکاسٹ کی اس میں کہا کہ جب تک روسیوں میں لہو کی ایک بوند بھی باقی ہے وہ لڑائی جاری رکھیں گے - تاریخ بتاتی ہے - کہ آج تک کبھی کوئی ایسی فوج پیدا نہیں ہوئی جسے شکست نہ دی جا سکی ہو نپولین کی فوج کے متعلق یہ خیال کیا جاتا تھا کہ اس پر غلبہ حاصل نہیں کیا جا سکتا - مگر آخر وہ مغلوب ہوئی - اسی طرح گذشتہ جنگ میں جرمنی کے متعلق بھی خیال کیا جاتا تھا - کہ اس کا شکست کھانا محال ہے - مگر برطانیہ اور فرانس سے اس نے مات کھائی - اسی طرح موجودہ جنگ کو نہایت ہی بھیانک ہے - مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آخری جیت روس کی ہی ہو گی - ہمارا دشمن نہایت ظالم ہے - اور اس کے دل میں ذرہ بھی رحم نہیں - وہ ہمارے ملک - ہمارے تیل - اور ہمارے گیہوں کے ذخائر پر قبضہ کرنا چاہتا ہے - اور اس کی خواہش ہے کہ روس کے آزاد لوگوں کو جرمن شہزادوں کا غلام بنا دے پس یہ لڑائی روسیوں کے لئے زندگی اور موت کی لڑائی ہے - اور اس میں ہم اکیلے نہیں - بلکہ یورپ کے تمام لوگ - اور امریکہ بلکہ جرمن قوم کا بھی وہ حصہ ہمارے ساتھ شامل ہے - جس پر ہٹلر نے نہایت بے دردی سے مظالم توڑے ہیں - ہم آزادی کے لئے لڑ رہے ہیں - صرف اپنی آزادی کے لئے نہیں بلکہ ان تمام یوروپین ممالک کی آزادی کے لئے جو ہٹلر کے ہاتھوں غلامی میں پڑے سسک رہے ہیں - موسیو سٹالین نے مسٹر چرچل کی اس تاریخی تقریر کا بھی ذکر کیا - جو انہوں نے روس کو امداد دینے کے متعلق کی تھی - اور روسیوں کو بتایا کہ اب انہیں کیا کرنا چاہیئے - انہوں نے کہا کہ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے - کہ فوجوں کو وہ تمام سامان پہنچایا جائے - جو اس جنگ میں فتح حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے - اگر روسی فوجیں کسی مقام سے پیچھے ہٹیں - تو ان کا فرض ہے کہ وہ مٹھی بھر اناج بھی دشمن کے قبضہ میں نہ جانے دیں - اور نہ ریل کے کسی ڈبہ پر اسے قبضہ کرنے دیں - کسانوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے غلے ان علاقوں سے نکال لیں - جہاں دشمن کے پہنچنے کا خطرہ ہے - اور وہ غلہ حکومت کے سپرد کر دیں - جو اسے دفاع کے ساتھ محفوظ مقامات پر پہنچا دے گی - اسی طرح جن مقامات پر جرمن فوجیں قبضہ کر لیں - وہاں چھاپہ مار لڑائی شروع کر دینی چاہیئے ٹیلیفون اور ٹیلیگراف کے تار کاٹ دینے چاہئیں - پلوں کو اڑا دینا چاہیئے - اور ذخائر کو آگ لگا دینی چاہیئے - موسیو سٹالن کی اس تقریر کا برطانیہ پر بہت گہرا اثر ہوا ہے عام طور پر یہ کہا جا رہا ہے کہ موسیو سٹالین کے دل میں جو کچھ تھا - اس نے بڑی جرأت اور دلیری سے ظاہر کر دیا ہے -